رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۱۳
یوم چہار شنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۸ شہادت ۱۳۴۳ ھش | ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ ۸ اپریل ۱۹۶۴ء | نمبر ۸۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۷ اپریل بوقت ½۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں سے پاک ہونے کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ ہی کا فضل درکار ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ جب رجوع اور توبہ دیکھتا ہے تو گناہ سے نفرت پیدا کر دیتا ہے

"یاد رکھو قہر الٰہی کو کوئی روک نہیں سکتا وہ سخت چیز ہے۔ خبیث قوموں پر جب نازل ہوا ہے تو وہ تباہ ہو گئی ہیں۔ اس قہر سے ہمیشہ کامل ایمان بچا سکتا ہے۔ ناقص ایمان بچا نہیں سکتا بلکہ کامل ایمان ہو تو دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں اور ادعونی استجب لکم خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو خلاف نہیں ہوتا کیونکہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اسی کا فرمان ہے۔ پس ایسے وقت میں کہ آفت نازل ہو رہی ہے ایک تو یہ چاہیئے کہ دعائیں کرتے رہیں۔ دوسرے صغائر کبائر سے جہاں تک ممکن ہو بچتے رہیں۔ تدبیروں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ گناہ کا زہر بڑا خطرناک ہے۔ اس کا مزا اسی دنیا میں چکھنا پڑتا ہے۔ گناہ دو طرح پر ہوتے ہیں۔ ایک گناہ غفلت سے ہوتے ہیں جو شباب میں ہو جاتے ہیں۔ دوسرے بیداری کے وقت میں ہوتے ہیں جب انسان پختہ عمر کا ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں جب گناہوں سے راضی نہیں ہو گا۔ اور ہر وقت استغاثہ کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر سکینت نازل کرے گا اور گناہوں سے بچائے گا۔

گناہوں سے پاک ہونے کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ ہی کا فضل درکار ہے جب اللہ تعالیٰ اس کے رجوع اور توبہ کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں غیب سے ایک نفرت پڑ جاتی ہے اور وہ گناہ سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ اور اس حالت کے پیدا ہونے کے لئے حقیقی مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جو مانگتا ہے اس کو ضرور دیا جاتا ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۸۴ و ۳۸۵)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی تربیتی کلاس مسجد احمدیہ حافظ آباد میں مورخہ ۱۰/۴/۶۴ و ۱۱/۴/۶۴ کو منعقد ہو رہی ہے تمام خدام ضلع گوجرانوالہ سے عموماً اور خدام تحصیل حافظ آباد سے خصوصاً التماس ہے کہ وہ اس کلاس میں شرکت فرمائیں۔ اس مجلس میں علماء سلسلہ احمدیہ اور مہتممین صاحبان مرکزیہ خدام سے خطاب فرمائیں گے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ

تقرر علاقائی نائب امراء آزاد کشمیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو نائب علاقائی امراء کے عہدوں کی منظوری عطا فرماتے ہوئے راجہ عطاء اللہ خان صاحب کو ضلع مظفر آباد کے لئے اور چوہدری جمال الدین صاحب کو سارے آزاد کشمیر کا نائب امیر منظور فرمایا ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

اعلان برائے قائدین مجلس خدام الاحمدیہ

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مرکزی تربیتی کلاس شروع ہو چکی ہے مگر افسوس ہے کہ اس دفعہ قائدین اور خدام نے اس میں وہ دلچسپی نہیں لی جو لینی چاہیئے تھی شامل ہونے والے خدام کی تعداد پچھلے سال سے کافی کم ہے۔ مومن کا قدم کسی جہت سے بھی پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔

اب بھی موقعہ ہے کہ کوشش کر کے اور خدام بھجوائے جائیں۔ خصوصاً اضلاع سیالکوٹ شیخوپورہ۔ منٹگمری۔ جہلم اور ملتان کے قائدین کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کوئی ایسا ضلع نہیں رہنا چاہیئے جس کا ایک بھی نمائندہ تربیتی کلاس میں شریک نہ ہو۔

مرزا رفیع احمد

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک طالب علم کی نمایاں کامیابی

یہ خبر نہایت خوشی سے سنی جائے گی کہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کے فرزند عزیز عطاء المجیب صاحب راشد نے جو تعلیم الاسلام کالج میں ایم۔اے (عربی) کے طالب علم ہیں پنجاب یونیورسٹی کے بی۔اے کے امتحان میں عربی میں اول آنے کی بناء پر دو طلائی تمغوں کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی کا انعامی وظیفہ بھی حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نمایاں کامیابی کو ان کے لئے اور تمام لواحقین کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(بشارت الرحمٰن صدر شعبہ عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خلافتِ ثانیہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز نشانات

اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے اشاعتِ اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کر دی ہے

مَیں اس مقصد میں کبھی ناکام نہیں ہو سکتا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے

آج سے ۲۰ بیس برس قبل لاہور کے جلسۂ مصلح موعود میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایمان افروز تقریر

آج سے بیس برس قبل ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور کے جلسہ مصلح موعود میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ایمان افروز تقریر ارشاد فرمائی تھی اس کا ایک حصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے ــــــ اس تقریر میں حضور نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ان نشانات کا تذکرہ فرمایا تھا جو خلافتِ ثانیہ کے بابرکت عہد میں ظاہر ہوئے آج جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ ثانیہ پر پچاس سال پورے ہو چکے ہیں ہم پہلے سے بھی زیادہ شان کے ساتھ الٰہی تائید و نصرت کے ان نشانات کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

الحمد للہ علیٰ ذالک۔

وہ عظیم الشان پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں فرمائی تھی پوری ہو گئی اس پیشگوئی کی صداقت پر وہ لاکھوں لوگ گواہ ہیں جو میرے ذریعہ اسلام پر قائم ہوئے۔ جو میرے ذریعہ توحید پر قائم ہوئے۔ جو میرے ذریعہ خدا اور اس کے رسول کے والہ و شیدا بنے۔ عیسائی اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی آریہ اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی مسلمان اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی

آج سے ۵۹ انسٹھ سال پہلے

خدائے علیم و خبیر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی تھی کہ میرا ایک بیٹا ہو گا اور وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ انگلستان اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ سپین اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اٹلی اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ برلن اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہنگری اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ البانیہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ یوگوسلاویہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ پولینڈ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ زیکوسلوکیا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ شمالی امریکہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ جنوبی امریکہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ سیرالیون اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ گولڈ کوسٹ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ نائیجیریا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ مصر اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ کینیا کالونی اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ یوگنڈا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ زنجبار اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ٹانگانیکا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی سیلون اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ماریشس اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ فلسطین اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ شام اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ روس اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ چین اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ جاپان اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ سماٹرا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ جاوا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ملایا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ بورنیو اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ایران اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ کابل اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ہندوستان کا گوشہ گوشہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔

دنیا میں کون ایسا انسان ہے

جس میں یہ طاقت ہو کہ وہ دلوں کو فتح کر سکے۔ دنیا میں کون ایسا انسان ہے جو لوگوں کو اس عظیم الشان قربانی پر آمادہ کر سکے۔ یہ خدا تعالےٰ کا ہی ہاتھ تھا جسنے دنیا میں اس قدر تغیرات پیدا کئے۔ یہ خدا کا ہی ہاتھ تھا جسنے لوگوں کے دلوں کو کھینچا اور انہیں اسلام کے لئے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو قربان کرنے کے لئے آمادہ کر دیا۔ چنانچہ ایک طرف اگر خدا نے یہ خبر دی کہ وہ میرے ذریعہ دنیا میں اسلام کا نام روشن کرے گا تو دوسری طرف اسنے ایک غریب جماعت میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے وہ ایمان پیدا کر دیا جس کی مثال آج روئے زمین پر اور کوئی جماعت پیش نہیں کر سکتی۔ ایک خطبہ جمعہ میں مَیں نے جماعت کے سامنے اعلان کیا کہ اسلام اس وقت تم سے

خاص قربانی کا مطالبہ

کر رہا ہے۔ تم اگر خدا کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنی تمام جائدادیں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دو تا کہ جب بھی اسلام پر کفر کا حملہ ہو ہمیں اس کے مقابلہ کے لئے یہ پریشانی نہ ہو کہ ہم روپیہ کہاں سے لائیں بلکہ ہر وقت ہمارے پاس جائدادیں موجود ہوں جن کو فروخت کر کے یا گرو رکھ کر ہم اسلام کی تبلیغ آسانی سے کر سکیں۔ ہماری جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے مگر جمعہ کے دن دو بجے مَیں نے یہ اعلان کیا اور ابھی رات کے دس نہیں بجے تھے کہ چالیس لاکھ روپیہ سے زیادہ کی جائدادیں انہوں نے میری آواز پر خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر دیں جن میں پانچ سو سے زیادہ مربع زمین ہے اور ایک سو سے زیادہ مکان ہیں اور لاکھوں روپیہ کے وعدے ہیں۔

یہ وہ اللہ تعالےٰ کی تائید اور اس کی نصرت کے نشانات ہیں جو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مَیں نے اس سے پہلے جس قدر مبلغ دنیا میں بھیجے وہ قریباً سب کے سب اناڑی تھے کوئی کالج میں سے نکلا تو مَیں نے اس سے کہا کہ خدا کے دین کے لئے آج مبلغوں کی ضرورت ہے کیا تم اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہو اور میرے کہنے پر وہ تبلیغ کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ یہی

مولوی ظہور حسین صاحب

جنہوں نے ابھی روس کے حالات بیان کئے ہیں جب انہوں نے مولوی فاضل پاس کیا تو اس وقت لڑکے ہی تھے۔ مَیں نے ان سے کہا کیا تم روس جاؤ گے انہوں نے کہا مَیں جانے کے لئے تیار ہوں مَیں نے کہا جاؤ گے تو پاسپورٹ نہیں ملے گا۔ کہنے لگے بے شک نہ ملے مَیں بغیر پاسپورٹ کے ہی اس ملک میں تبلیغ کے لئے جاؤں گا۔ آخر وہ گئے اور دو سال جیل میں رہ کر انہوں نے بتا دیا کہ خدا نے کیسے کام کرنے والے وجود مجھے دئے ہیں۔ خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مَیں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ مَیں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ مَیں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے تنوروں میں کود کر دکھا دیں اگر خودکشی حرام نہ ہوتی۔ اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو مَیں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو مَیں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی

اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جانا ہے خدا نے ہمیں اسلام کی تائید کے لئے کھڑا کیا ہے۔ خدا نے ہمیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ دنیا مایوس ہو چکی تھی اسلام کی ترقی سے۔ دنیا کہہ رہی تھی کہ اسلام اب دنیا پر غالب نہیں آسکتا تب خدا تعالےٰ نے میرے ہاتھ سے ان احمدی لوگوں کو دنیا میں بھجوایا۔ اور انہوں نے ہزاروں ہزار افراد کو

اسلام کا حلقہ بگوش

بنا دیا۔ جہاں آج خدائے واحد کا نام بھی نہیں لیا جاتا۔ وہاں تھوڑے دنوں تک ہی تم دیکھو گے کہ ان علاقوں کے کونے کونے سے یہ آواز اٹھتی سنائی دے گی۔ کہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ قوموں نے ہماری مخالفت کی لاکھوں نے ہماری مخالفت کی۔ مگر خدا نے ہمارا ساتھ دیا۔ اور جس کے ساتھ خدا ہو اسے نہ حکومتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ نہ سلطنتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ نہ بادشاہتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

پس اے اہل لاہور میں تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ میں تمہیں اس ازلی ابدی خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ جس نے تم سب کو پیدا کیا۔ تم مت سمجھو کہ اس وقت میں بول رہا ہوں۔ اس وقت میں نہیں بول رہا۔ بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے میرے سامنے دین اسلام کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا۔ اس کی آواز کو دبا دیا جائے گا۔۔ خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کر دے گا۔ میں ایک انسان ہوں۔ میں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مر سکتا ہوں لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے

خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے

میں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ اے محمود میں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے تبع ہوں گے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اس نے میرے ساتھ کیا۔ میں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے بے شک دو دن بھی زندہ نہ رہوں۔ مگر یہ وعدہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی حیات مقدسہ پر ایک نظر

۱۹۶۰ء کے حالات

آپ کی عظیم الشان خدمات سلسلہ اور مسلسل دینی جہاد

مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

قسط نہم

۱۹۶۰ء کے شروع میں مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کے جو اراکین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمائے۔ ان میں سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی حضور نے مجلس عاملہ کا رکن خصوصی مقرر فرمایا۔ (الفضل ۶ جنوری ۱۹۶۰ء)

جنوری ۱۹۶۰ء میں مکرم شیخ عبد القادر صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ لاہور کی تصنیف "حیات طیبہ" پر ریویو کرتے ہوئے آپ نے لکھا کہ

"یہ کتاب خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے لٹریچر میں ایک بہت عمدہ اضافہ ہے اور اس قابل ہے کہ نہ صرف جماعت کے دوست اسے خود مطالعہ کریں۔ بلکہ غیر از جماعت اصحاب میں بھی اس کی کثرت کے ساتھ اشاعت کی جائے (الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۶۰ء)

۱۳ جنوری کو آپ نے اعلان فرمایا کہ ام مظفر احمد اپنی طرف سے حج بدل کروانے کی خواہش رکھتی ہیں۔ سو ایسے مخلص اور دعاؤں میں شغف رکھنے والے دوست مجھے مطلع فرمائیں۔ جو حج بدل کرنے کے لئے تیار ہوں

(الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۶۰ء)

۵۹ء کا جلسہ سالانہ جو جنوری ۶۰ء میں منعقد ہوا تھا اس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ۲۳ جنوری کو پہلی مرتبہ ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلق عظیم کے تین پہلوؤں۔ محبت الٰہی، عشق رسول اور شفقت علیٰ خلق اللہ پر روشنی ڈالی۔ اور یہ پُر معارف اور لطیف تقریر بعد میں "سیرت طیبہ" کے نام سے شائع ہوئی۔ (الفضل ۳۱ جنوری ۶۰ء)

فروری ۵۹ء میں آپ نے لکھا کہ اس وقت پاکستان کے ایک طبقہ میں برتھ کنٹرول کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ دوستوں کو میرا رسالہ "خاندانی منصوبہ بندی" خود بھی پڑھنا چاہیئے۔ اور اپنے دوستوں اور ملنے والوں کو بھی پڑھانا چاہیئے تا کہ وقتی رو میں بہہ کر کوئی غلط قدم نہ اٹھایا جائے (الفضل ۱۲ فروری ۶۰ء)

۱۸ فروری کو حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان ربوہ میں تین روز قیام فرمانے کے بعد قادیان واپس جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان کے سامنے جمع ہو کر آپ کو محبت و اخلاص کے گہرے جذبات اور نیک دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اس موقعہ پر حضرت میاں صاحب موصوف نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ احباب بکثرت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب کا یہاں آنا مبارک کرے۔ اور اب آپ کے قادیان واپس جانے کو بھی اچھی برکات سے نوازے۔ ہمارے درویش بھائی پوری جماعت کے ایک نمائندہ وجود کی حیثیت سے وہاں رہیں اور ساری جماعت کی برکتیں ان کے ساتھ ہوں اور ان کی برکتیں ہمارے شامل ہوں۔ (الفضل ۲۰ فروری ۶۰ء)

۲۰ فروری ۶۰ء نماز عصر کے بعد مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں شجر کاری کی تقریب کا آغاز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے ایک درخت لگا کر کیا۔ بعد میں تین اور درخت لگائے گئے۔ اور پھر آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں تمام حاضر احباب شریک ہوئے (الفضل ۲۳ جنوری ۶۰ء)

فروری ۶۰ء میں مجلس انصار اللہ کراچی کا سالانہ اجتماع ہوا۔ تو اس کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی ایک پیغام مرحمت فرمایا۔ اس پیغام میں آپ نے اس امر پر زور دیا کہ انصار اللہ کا ہر فرد قرآن کا عالم اور قرآن کا خادم ہونا چاہیئے۔ (الفضل ۲۰ فروری ۶۰ء)

۲۸ فروری کو حضرت چوہدری فتح محمد صاحب کی وفات ہوئی تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک نوٹ میں تحریر فرمایا کہ

ء کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ جو خدا نے میرے ساتھ کیا۔ کہ وہ میرے ذریعہ سے

اشاعت اسلام کی ایک مستحکم بنیاد

قائم کرے گا۔ اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے انکار کرنے والے غالب آگئے۔ تو بے شک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا۔ لیکن اگر یہ خبر سچی نکلی۔ تو تم خود سوچ لو تمہارا کیا انجام ہو گا۔ کہ تم نے

خدا کی آواز

میری زبان سے سنی۔ اور پھر بھی اسے قبول نہ کیا۔

کل جب مجھے چوہدری صاحب مرحوم کے جنازہ کی نماز پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی تو مجھے بعض خیالات سے غیر معمولی ہجوم کی وجہ سے نماز پڑھانی مشکل ہو گئی بار بار یہ خیال آتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحبت یافتہ لوگ گذرتے جاتے ہیں مگر ان کی جگہ لینے کے لئے نئے آدمی اس رفتار سے تیار نہیں ہو رہے جیسا کہ ہونے چاہئیں اور پھر جو نئے لوگ تیار ہو رہے ہیں وہ عموماً اس للّٰہیت اور اس جذبۂ خدمت کے مالک نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں کا طرۂ امتیاز رہا ہے بے شک بعض بہت قابلِ رشک نوجوان بھی پیدا ہو رہے ہیں مگر کثرت و قلت کا فرق اتنا ظاہر و عیاں ہے کہ کوئی سمجھدار شخص اس فرق کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ان خیالات نے میرے دماغ پر ایسا غلبہ پایا کہ بعض اوقات مسنون دعاؤں کو بھول کر میں اس دعا میں لگ جاتا تھا کہ خدایا تیری ممیت والی صفات جب زندوں کو مار رہی ہے تو تو اپنے فضل و کرم سے اپنی محیی والی صفت کے ماتحت مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے ہمیں ساتھ ساتھ زندہ وجود بھی پیدا کرتا چلا جا تا جماعت میں کسی قسم کا خلا یا کمزوری نہ آنے پائے۔ (الفضل ۳ر مارچ ۶۱ء)

اپریل ۱۹۶۰ء میں ایک احمدی خاتون کا خط آپ کو ملا جسنے اپنی بعض پریشانیوں کا ذکر کرکے آپ سے مشورہ مانگا تھا۔ آپ نے اسے لکھا کہ جب آپ کے دل میں گھبراہٹ پیدا ہو تو اس کے لئے تین نسخے اختیار کیا کریں یعنی یا تو قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں جو ہمارے آسمانی آقا کا بابرکت کلام اور سراسر رحمت ہے یا نماز میں دل کی تسلی پانے کی کوشش کیا کریں جو گویا خالق و مخلوق کے درمیان ملاقات کا رنگ رکھتی ہے اور یا اپنے ماحول کو بدل کر ایسے پریشانی کے وقت میں کسی نیک اور صالح بندے یا بندی کے پاس کچھ وقت کیلئے بیٹھ جایا کریں لیکن بہرحال مایوس ہرگز نہ ہوں آخر میں آپ نے لکھا کہ

دل کے اطمینان کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب یعنی اے مومنو ہوشیار ہو کر سن لو کہ دل کے اطمینان پانے کا نسخہ صرف خدائے عرشی کی یاد ہے۔" (الفضل ۲۱ر اپریل ۱۹۶۰ء)

اپریل ۱۹۶۰ء میں ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے "دفتر حفاظت مرکز" کا نام تبدیل کرکے "دفتر خدمتِ درویشاں" رکھا گیا۔

(از ریکارڈ دفتر خدمتِ درویشاں)

مئی ۱۹۶۰ء میں آپ نے اعلان فرمایا کہ چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔اے واقف زندگی کو ام مظفر احمد اپنے خرچ پر حج بدل کیلئے بھجوا رہی ہیں احباب دعا کریں کہ انہیں حج کا موقعہ میسر آجائے اور ام مظفر احمد کی یہ دیرینہ خواہش پوری ہو۔ (الفضل ۸ر مئی ۱۹۶۰ء)

اسی ماہ میں آپ نے جماعت کے مقامی امراء اور ضلع وار امراء کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس بات کی کڑی نگرانی رکھیں کہ کوئی احمدی مرد یا احمدی عورت خلاف سنت رسوم میں پڑھ کر احمدیت کے منور چہرہ کو داغدار کرنے کا راستہ نہ اختیار کرے خصوصیت سے آپ نے فاتحہ خوانی اور قل اور چہلم اور ختم قرآن کی رسوم پر روشنی ڈالی۔ (الفضل ۱۲ مئی ۱۹۶۰ء)

جون ۱۹۶۰ء میں آپ نے علالت کے باوجود اس مسئلہ کے متعلق علمی سلسلہ کو غور کرنیکی ہدایت فرمائی کہ عید مکہ مکرمہ کی رویت کی بناء پر منائی جائے یا اپنے علاقہ کی رویت کے مطابق اور اپنے مضمون کے آخر میں لکھا کہ

"میں نے یہ چند سطور علالت کی حالت میں بڑی مشکل سے لکھی ہیں کیونکہ چند دن سے ہیٹ سٹروک اور بعض دوسرے عوارض کی وجہ سے کمزوری بڑھ گئی ہے اور تحریر کے وقت ہاتھ کانپتا ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اسلام اور احمدیت کی قلمی خدمت سے زندگی بھر محروم نہ ہونے دے کیونکہ بظاہر میری یہی حقیر سی خدمت میرا سرمایۂ حیات ہے اور وہ بھی محض خدا کے فضل و توفیق سے۔ ورنہ دوسرے اعمال کے لحاظ سے تو خدائے عفو و غفور کی ستاری ہی ستاری ہے اور بس۔" (الفضل ۱۲ر جون ۱۹۶۰ء)

۲۰ر جون کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نخلہ تشریف لے گئے تو حضور نے اپنے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔ (الفضل ۲۲ر جون ۱۹۶۰ء)

جولائی ۱۹۶۰ء میں دریائے چناب میں سیلاب آجانے کی وجہ سے امیر مقامی حضرت مرزا مرزا بشیر احمد صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کو ضروری ہدایات جاری فرمائیں جنکی روشنی میں سیلاب کی صورتِ حالی کا مقابلہ کرنے اور اس ضمن میں لوگوں کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کے لئے مقامی خدام نے نہایت اچھا کام کیا۔ (الفضل ۱۵۔ جولائی ۱۹۶۰ء)

اسی ماہ میں روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے اعلان کیا کہ بہت جلد اشتراکی جھنڈا ساری دنیا پر لہرانے لگیگا اور اشتراکیت عالمگیر غلبہ حاصل کر لیگی۔ اس اعلان پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی غیرتِ اسلامی جوش میں آئی اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلبۂ اسلام کے بارہ میں پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ

"سچ بات کہنے کا ہر شخص کو حق ہے مگر ہم مسٹر خروشیف کو کھلے الفاظ میں بتا دینا چاہتے ہیں کہ انشاء اللہ ان کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی ...... اب اسلام کے دائمی غلبہ اور توحید کی سربلندی کا وقت قریب آرہا ہے اور دنیا خود دیکھ لیگی کہ مسٹر خروشیف کا قول پورا ہوتا ہے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کا ڈنکا بجتا ہے۔" (الفضل ۲۸ر جولائی ۱۹۶۰ء)

اگست ۱۹۶۰ء میں ایک احمدی خاتون نے آپ کے پاس شکایت کی کہ میرے والد صاحب بہت معقول جائداد رکھتے ہیں مگر انہوں نے مجھے اور میری بہنوں کو حصہ نہیں دیا بلکہ جائداد کی قیمت کے مطابق ہم سے روپے کی رسید لکھا کر ہمارے بھائیوں کے نام پر روپیہ جمع کرا دیا ہے۔ آپ نے اس پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ایک مضمون لکھا جس میں بتایا کہ لڑکیوں اور بیویوں کو ان کے جائز شرعی حق سے محروم کرنا ایک بہت بڑا گناہ بلکہ چھ گناہوں کا مجموعہ ہے اور بھاری ظلم میں داخل ہے آپ نے اس مضمون میں نمبروار چھ گناہوں کا بھی ذکر فرمایا اور آخر میں آپ نے لکھا کہ میں تمام مخلص احمدی باپوں کو اور مخلص احمدی بھائیوں سے قرآنی الفاظ میں ہی پوچھتا ہوں کہ ھل انتم منتھون یعنی کیا اب بھی تم اس ظلم سے باز نہیں آؤ گے" (الفضل ۴۔ اگست ۱۹۶۰ء)

۱۸ر اگست کو آپ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کا علاج کروانے کی غرض سے لاہور تشریف لے گئے آپ نے اپنی جگہ محترم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا۔ (الفضل ۱۹ر اگست ۱۹۶۰ء) لاہور سے آپ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کے لئے دوستوں سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے اپنی اولاد کے لئے بھی دعا کی درخواست کی اور لکھا کہ "میری اولاد خدا کے فضل سے والدین کی خدمت گزار اور فرمانبردار ہے اور سلسلہ سے اخلاص رکھتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا بھی حافظ و ناصر ہو ہماری زندگی میں بھی اور ہمارے بعد بھی اور انہیں ہمیشہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے در کا غلام رکھے کیونکہ اے ہمارے آسمانی آقا دہ تیرے ہیں اور ہماری عمر ناچیز" (الفضل ۲۱ر اگست ۱۹۶۰ء)

انہی ایام میں ایک دوست نے آپ کو لکھا کہ آپ ام مظفر احمد کی صحت کے لئے گھبرائیں نہیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا اس پر آپ نے ایک نوٹ لکھا جس میں بتایا کہ میری گھبراہٹ کی دو وجوہ کی بناء پر تھی ان میں سے ایک وجہ آپ نے یہ لکھی کہ

"اس وقت ام مظفر احمد وہ آخری بہو ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اپنے گھر سے رخصت ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوئیں۔" (الفضل ۲۷ر اگست ۱۹۶۰ء) ۱۰ر اکتوبر کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئے (الفضل ۵ر اکتوبر ۱۹۶۰ء) ربوہ آنے پر آپ کو معلوم ہوا کہ چندہ امداد درویشاں میں کافی کمی آگئی ہے اس پر آپ نے دوستوں کو اس اہم جماعتی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی اور لکھا کہ چندہ میں کمی آنے پر مجھے اس قرآنی نکتہ کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے کہ خواہ کوئی کام کیسا ہی مبارک اور اہم ہو اس کے لئے بار بار تذکر یعنی یاددہانی کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ احباب جماعت میں غفلت پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے (الفضل ۔ر اکتوبر ۱۹۶۰ء)

۲۸ر اکتوبر کو انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع ہوا اسی اجتماع کا افتتاح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا آپ نے اپنے پیغام میں انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اصلاح نفس اور تربیت اولاد کے متعلق بیش قیمت نصائح کیں اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ (الفضل ۳۰ر اکتوبر ۱۹۶۰ء)

اکتوبر ۱۹۶۰ء میں ماہنامہ الفرقان کے "حافظ روشن علی نمبر" میں آپ نے حضرت حافظ صاحب کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ "اس عاجز کو جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آخری زمانہ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ابتدائی زمانہ جبکہ حضور

اپنی صحت اور اپنی دماغی اور تربیتی کام جوشی کے جوبن میں تھے اور ہم لوگوں کی طاقتیں بھی جوان اور خون گرم تھا یاد آتا ہے تو کیا بتاؤں کہ دل پر کیا گزرتی ہے بس یوں سمجھئے کہ ؎

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانئے کیا یاد آیا!

(الفضل ۱۷ر جنوری ۱۹۶۱ء)

دسمبر ۱۹۶۰ء میں آپ نے حیات طیبہ پوری حصہ پنجم کے بارہ میں ایک ضروری توضیح کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ "آئندہ کے لئے ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ جیسا کہ قادیان میں ہوتا تھا ہر کتاب کی اشاعت سے قبل اس کا مسودہ صدر انجمن احمدیہ یا انجمن تحریک جدید کے کسی مناسب عالم یا کمیٹی کے سامنے پیش کرکے منظوری حاصل کی جائے تاکہ کوئی قابل اعتراض بات یا کوئی ناقابل اشاعت بات ہمارے لٹریچر میں اور خصوصاً مرکز سے شائع ہونے والے لٹریچر میں راہ نہ پائے۔" (الفضل ۳ر دسمبر ۱۹۶۰ء)

اسی ماہ میں آپ نے اعلان فرمایا کہ اگر آئندہ کوئی صاحب قافلہ قادیان میں شمولیت کی درخواست دینے اور انتخاب میں آجانے کے بعد اپنا نام واپس لیں گے تو مناسب جرمانہ وصول کرنے کے علاوہ ایسے دوست کو آئندہ کے قافلہ میں قادیان جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی سوائے اس کے کہ ایسے ناگزیر حالات پیدا ہو جائیں جن کی وجہ سے ایسے دوست کا قافلہ میں جانا ناممکن ہو جائے اور امیر مقامی صاحب یا امیر صاحب ضلع اس کی تصدیق فرمائیں کہ واقعی مجبوری کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ (الفضل ۱۰ر دسمبر ۱۹۶۰ء)

۲۲ر دسمبر کو مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ کے سالانہ اجلاس کی آپ نے صدارت فرمائی۔ اس اجلاس میں مولانا ابو العطاء صاحب "قرآن مجید بمقابلہ دیگر الہامی کتب" کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھا آخر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں نوجوانوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ قرآن مجید پر زیادہ سے زیادہ تدبر سے کام لیں اور اس کے مخفی خزانوں کو نکال کر دنیا کے ان علوم جدیدہ کا جو مذہب کے مخالف ہوں مقابلہ کریں آپ نے یہ بھی نصیحت فرمائی کہ سوالات استفسار کے رنگ میں ہونے چاہئیں نہ کہ اعتراض کے رنگ میں اور ادب کو ہر حال میں ملحوظ رکھنا چاہیئے۔" (۲۷ر دسمبر ۱۹۶۰ء)

اسی ماہ میں آپ نے ایک مضمون "خدا کی قدرت و رحمت کا ہاتھ" کے زیر عنوان لکھا اور اس میں تحریر فرمایا: "مجھے اس وقت اپنا ایک بہت پرانا شعر یاد آرہا ہے جو میں نے سکول کے زمانہ میں کہا تھا آج پچاس سال بعد بھی یہ شعر میرے دل کی آواز ہے بلکہ وہ ہر مخلص احمدی کے دل کی آواز ہونی چاہیئے اور وہ شعر یہ ہے کہ ؎

ہوں گنہگار مگر ہوں تو ترا ہی بندہ
مجھ سے ناراض نہ ہو جائیو مری جان نہ ہو

یقیناً اگر ہم خدا کے بندے بن کر رہیں گے تو خدا ہمارا ہوگا اور جس کے ساتھ خدا ہو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔" (الفضل ۱۷ر دسمبر ۱۹۶۰ء)

۲۷ر دسمبر ۱۹۶۰ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے جلسہ سالانہ پر ذکر حبیب کے موضوع پر ایک نہایت مؤثر تقریر فرمائی، یہ تقریر جو "در منثور" کے عنوان سے لکھی ہوئی تھی ایک گھنٹہ پانچ منٹ تک جاری رہی (الفضل ۵ر جنوری ۱۹۶۱ء)

گورونانک جی کا سفر مکہ

(مکرم گیانی عباد اللہ صاحب)

حال ہی میں سردار کرپال سنگھ جی ایم اے انچارج سکھ ہسٹری ریسرچ ڈیپارٹمنٹ خالصہ کالج امرتسر نے سوڈھی مہربان جی کی تصنیف جنم ساکھی گورو نانک دیو جی ایڈٹ کر کے شائع کی ہے اس جنم ساکھی میں گورو نانک جی کے سفر مکہ کے حالات میں گورونانک جی کا مکہ یا کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا اور پھر اپنے پیروں سے خانہ کعبہ یا مکہ معظمہ کو گھمانا مذکور نہ تھا۔ مگر پروفیسر صاحب نے اس سلسلہ میں نوٹ دیکر سوڈھی مہربان نے مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے ویسا کیا ہے۔ جنم ساکھی بھائی بالا میں گورو جی کا کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا اور پھر اپنے پاؤں سے مکہ معظمہ کو گھما دینا مرقوم ہے (ملاحظہ ہو جنم ساکھی گورو نانک دیو جی مصنفہ سوڈھی مہربان شائع کردہ خالصہ کالج امرتسر صفحہ ۱۸۰ نوٹ ۱۰۱)

اور عجیب بات یہ ہے کہ پروفیسر صاحب موصوف اس سے قبل خود ہی اپنے قلم سے جنم ساکھی بھائی بالا کو ایک غیر مستند اور جعلی کتاب تسلیم کر چکے ہیں اور بیان کر چکے ہیں کہ اس کے مصنف کا کوئی پتہ نہیں چلتا ملاحظہ ہو جنم ساکھی گورو نانک دیو جی شائع کردہ خالصہ کالج امرتسر صفحہ ۹۶ (دیباچہ) اور سوڈھی مہربان کی نوشت اس جنم ساکھی سے متعلق یہ لکھ چکے ہیں کہ:۔

"اس جنم ساکھی کا مصنف گورو صاحب کی نسل میں سے ہے جسے گورو ارجن کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل تھا۔ گورو نانک جی سے متعلق مروجہ روایات سے بخوبی واقفیت حاصل تھی ....

مہربان جی نے اپنی جنم ساکھی کا سہارا عام لوگوں میں رائج غلط باتوں کو نہیں بنایا ...... بلکہ مہربان جی نے خاص گر گورو صاحب کی بانی کو ہی ان کے سوانحی حالات کا بڑا ذریعہ بنایا ہے۔

(ترجمہ از جنم ساکھی گورو نانک دیو جی دیباچہ صفحہ ۶)

خاکسار نے اس سلسلہ میں مکرم کرپال سنگھ جی ایم اے سے خط و کتابت کی۔ اور انہیں اس طرف توجہ دلائی کہ آپ خود ہی ایک طرف تو سوڈھی مہربان جی کی جنم ساکھی کو مستند اور بھائی بالا کی جنم ساکھی غیر مستند تسلیم کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف ایک مستند جنم ساکھی کے بیان کردہ گورو نانک جی کے سفر مکہ کے واقعہ کو رد کرنے کی غرض سے ایک غیر مستند جنم ساکھی کو بطور سند کے پیش کر رہے ہیں یہ تو ریسرچ سے مذاق ہے اس سلسلہ میں خاکسار نے پروفیسر صاحب مذکور کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ:۔

"آپ کی اس تحریر سے یہ واضح ہے کہ جنم ساکھی بھائی بالا سے متعلق آپ کی واقفیت ادھوری اور نامکمل ہے آپ نے محض سنی سنائی باتوں کو ہی مدنظر رکھا ہے جنم ساکھی بھائی بالا کے قدیمی نسخوں میں گورو نانک جی کا کعبہ کی طرف پاؤں کر کے سونا اور پھر اپنے پیروں سے کعبہ یا مکہ شریف کو گھما دینا مرقوم نہیں ہے ...... اگر آپ کے پاس کوئی قلمی جنم ساکھی ہے تو اسے دیکھنے کی زحمت گوارا فرما دیں اور پھر نتیجہ سے خاکسار کو بھی مطلع فرما دیں مشکور رہوں گا"۔

چٹھی مورخہ ۲۳/۱۲/۶۳

یعنی

"جنم ساکھیوں کے قدیمی نسخوں اور ۱۸۷۱ء کے طبع شدہ نسخہ میں یہ گپوڑے نہیں بھی مندرج نہیں بعد کی جنم ساکھیوں میں شامل کیا گیا ہے"۔ چٹھی ۱/۱۲/۶۳

چاہیئے تو یہ تھا کہ پروفیسر صاحب کوئی معقول طریق اختیار کرتے اور اپنی غلطی تسلیم کر کے اس کی اصلاح کر لیتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہ کیا خاکسار نے یہ تمام خط و کتابت الفضل کے سالانہ نمبر ۱۹۶۳ء میں شائع کر دی اور الفضل کی ایک کاپی مکرم پروفیسر کرپال سنگھ کی خدمت میں اور ایک کاپی مکرم پرنسپل صاحب خالصہ کالج امرتسر کی خدمت میں بصیغہ رجسٹری بھجوا دی۔ پروفیسر صاحب موصوف نے تو تا دم تحریر کوئی جواب نہ دیا۔ البتہ مکرم پرنسپل خالصہ کالج امرتسر کی طرف سے خاکسار کو ایک چٹھی موصول ہوئی جو درج ذیل ہے:۔

Khalsa College,
Amritsar.

D.O. No: 168/OC-PL.
Dated 27th Jan. 64.
Dear Mr. Ibadullah
Gyani,

I received your letter of the 21st December 1963, along with a copy of your daily Al-Fazl.

it is not desirable to rabe up any contreversy on such matters. Prof. Kirpal Sing did not judiciously to enter into controversial correspondence with you. I would request you to kindly stop further correspondence on the matter.

Yours sincerely,
(SD) Sham Singh
Kahur,
Principal,

خاکسار نے اس کے بعد مکرم پرنسپل صاحب خالصہ کالج امرتسر کے اس مشورہ کے پیش نظر خاموشی اختیار کر لی۔ البتہ ان کی خدمت میں یہ ضرور عرض کر دیا کہ آپ لوگوں کو بھی آئندہ اس قسم کی غلط باتوں کی اشاعت کے بارہ میں احتیاط برتنی چاہیئے۔ ورنہ دوسروں کو حق پہنچتا ہے کہ جب کوئی ذمہ دار ادارہ کوئی غلط بات شائع کرے تو وہ اس سے متعلق اس بارہ میں اسے توجہ دلائیں۔

لیکن اس کے بعد میرے معزز دوست سردار شمشیر سنگھ جی "اشوک" جو اس جنم ساکھی کو ڈھی مہربان جی کے معاون ایڈیٹر تھے) میدان میں آ گئے ہیں اور انہوں نے شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے ماہوار رسالہ گورمت پرکاش امرتسر کے ماہ فروری ۱۹۶۴ء کے پرچہ میں ایک "مقالہ" شائع کر دیا ہے۔ میرے معزز دوست شمشیر سنگھ جی "اشوک" ویسے تو علمی مذاق رکھنے والے ایک اچھے ودوان ہیں۔ مگر ان کی طبیعت میں ایک بہت بڑا نقص واقع ہوا ہے جو بقول ڈاکٹر ترلوچن سنگھ جی کے یہ ہے کہ:۔

"شمشیر سنگھ جی "اشوک" بڑے محنتی اور محقق ہیں ...... آپ میں مخالف آراء کی قدر دانی کا مادہ بہت کم ہے خواہ وہ کتنی ہی سچی کیوں نہ ہوں۔ تحقیق کر کے نتیجہ نکالنے کی بجائے ایک رائے قائم کر کے پھر اُسے ثابت کرنے کا جھکاؤ رہتا ہے"۔

(ترجمہ از رسالہ پنج دریا دسمبر ۱۹۶۳ء)

اور یہی روش میرے مکرم دوست اشوک جی نے اپنے اس "مقالہ" میں اختیار کی ہے۔ سوال تو یہ تھا کہ جنم ساکھی گورو نانک دیو جی مصنفہ سوڈھی مہربان کو ایڈٹ کرتے ہوئے جنم ساکھی بھائی بالا کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ اس میں مرقوم ہے کہ گورو نانک جی جب مکے گئے تھے تو وہاں آپ اپنے پاؤں کعبہ کی طرف پھیلا کر سو گئے تھے اور پھر انہوں نے اپنے پاؤں سے مکہ معظمہ کو گھما دیا تھا۔ مگر یہ بات جنم ساکھی بھائی بالا کے قدیمی نسخوں میں نہیں اور ۱۸۷۱ء کے طبع شدہ نسخہ میں بھی نہیں ہے اس کے بعد جنم ساکھیوں میں یہ بات شامل کی گئی ہے اور یہ آواز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۵ء میں بلند فرمائی تھی۔ جیسا کہ حضور کا ارشاد ہے کہ:۔

"یہ افتراء کہ گویا مکہ باوا صاحب کے پیروں کی طرف پھرتا تھا۔ نہایت مکروہ افتراء ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیہودہ باتیں اس وقت کتاب میں ملائی گئی ہیں کہ جب باوا نانک صاحب کا حج کرنا مشہور ہو گیا تھا۔

(ست بچن صفحہ ۵۶)

چاہیئے تو یہ تھا کہ اشوک جی اس حقیقت کو تسلیم کر لیتے اور اپنی غلطی کی اصلاح کر کے اخلاقی جرأت کا ثبوت دیتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اور اپنی سابقہ روش ہی مقدم کی یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ گورو نانک جی کا کعبہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا اور پھر اپنے پاؤں سے مکہ کو گھما دینا بہت بعد کا افتراء ہے۔ جنم ساکھی بھائی بالا کے قدیمی نسخوں اور ایڈیشنوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور ہم کسی حالت میں بھی یہ تسلیم نہیں کر سکتے کہ گورو نانک ایسا بلند اخلاق اور خدا تعالیٰ کا پیارا اس قسم کے شنیع فعل کا مرتکب ہو سکتا ہے کہ وہ محض مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے اسلامی لباس اختیار کرے اور اللہ اکبر کی اذانیں دیتا ہوا مکہ معظمہ جائے اور وہاں جا کر مکہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سو جائے اس بارہ میں ہم اپنے معزز دوست سردار گوربخش جی بی ایس سی کی اس رائے سے متفق ہیں کہ:۔

"امرتسر میں ہمارا ہر مندر صاحب

اس طرف ہم بھی پاؤں نہیں کرتے ہم گوردوارہ گرنتھ کی طرف بھی پاؤں نہیں کرتے یہ قدرتی سا جذبہ ہے۔ لیکن اگر کوئی پیر اولیاء ہمارے متبرک مقام کی طرف پاؤں کر دے تو ہم اس سے متعلق کیا سوچیں گے؟ اگر ہم اسے روکیں کہ وہ ادھر پاؤں نہ کرے تو کیا سات عالموں کی قدرت والی اچھی آتما کے لئے بھی یہ پسندیدہ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے متبرک استھان کو چکر دیدے۔ بڑے لوگ اخلاقی ذمہ داری سے آزاد نہیں ہوتے یہ بہت بڑی بے ادبی ہے کہ کسی کی جائے پرستش کو صرف ایک آدمی کی عقل درست کرنے کے لئے گھما دیا جائے۔

برگزیدہ لوگ سب کے یکساں ہوتے ہیں۔ میں نادرشی ہونے کا ... کہتا ہوں کہ یہ روایت گھڑنے والوں نے باباجی سے انصاف نہیں کیا۔ طاقت کا ہونا کوئی خوبی نہیں۔ طاقت کا اخلاق بھرا استعمال اصل خوبی ہے۔ گورونانک جی مکہ گھمانے کی قدرت رکھتے تھے یا نہیں۔ یہ سوال میں کسی سے نہیں کرتا لیکن میرا یقین ہے کہ اگر گورونانک جی اس پہ قادر بھی ہوتے تو بھی ایک یا دو مسلمانوں کے زیادہ سے زیادہ بے ادب رویہ کے پیش نظر بھی کروڑوں کی دلآزاری نہ کرتے ان کی شخصیت سے ہزار درجہ چھوٹی شخصیتوں کو بھی ایسا کرنے پر ابھارا نہیں جا سکتا۔

(ترجمہ از رسالہ پریت لڑی ستمبر سنہ ۱۹۴۹ء)

اس کے بعد ایک مرتبہ پھر مکرم سردار گوربخش سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"میں اس ساکھی کو گورونانک صاحب کی بزرگی کے خلاف سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔ گورونانک جی کو میں پیار کا مجسمہ دوسروں کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف کا احساس رکھنے والا بزرگ تسلیم کرتا ہوں ان کی طرف اس قسم کی ساکھی منسوب کرنے والوں کا دلیوں اور فقیروں کی بزرگی کا معیار مجھے زیادہ بلند نہیں معلوم ہو سکتا۔ ایک ولی دوسرے ولی کی یادگار پر ادب کا بے مثال مجسمہ سمجھتا ہے"

(ترجمہ از پریت لڑی مارچ سنہ ۱۹۵۲ء)

یعنی:۔

"میں اس ساکھی کی مذمت اسلئے نہیں کرتا کہ یہ مسلمانوں کی دلآزاری کرتی ہے۔ جتنی کہ اس لئے کہ ہر مخلوق سے محبت کرنے والے گورونانک کے اخلاقی حسن سے انصاف نہیں کرتی"

(ترجمہ از رسالہ پریت لڑی مئی سنہ ۱۹۵۲ء)

میرے معزز دوست اشوک جی اور ان کے ہم خیال بھائی ان حوالہ جات کو غور سے پڑھیں اور پھر ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ اگر ان کے نزدیک مکہ یا کعبہ گھومنے کی مروجہ ساکھی درست ہے تو پھر گورو نانک جی کا آپ مسلمان کے لباس میں اللہ اکبر کی اذانیں دیتے ہوئے مکہ معظمہ جانا اور وہاں جا کر مکہ کی طرف پاؤں کر کے سو جانا اخلاقی اور مذہبی لحاظ سے کہاں تک احسن اور پسندیدہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

SEI
سپریم بجلی کی موٹریں
مقبولِ عام خوبصورت، پائیدار ارزاں، قابلِ اعتماد اور گارنٹی شدہ
½ ہارس پاور سے ۵۰ ہارس پاور تک
خصوصیات
اعلیٰ سٹارٹ، اعلیٰ کارکردگی، زائد بوجھ اٹھانے کی طاقت
سپریم الیکٹریکل انڈسٹریز لمیٹڈ
زرین پیلیس بنک سکوائر پوسٹ بکس ۸۵۷ دی مال لاہور
تار:- سپریم
ٹیلیفون نمبر ۳۲۱۴ — ۶۸۶۳۲
کارخانہ:- ۲۹ این بلاک گلبرگ ۲ لاہور
سپریم بجلی کی موٹریں مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہیں:-
اے سی تین فیز اور ایک فیز ہیں ۴۴۰ اور ۲۲۰ وولٹ پر چلنے والی ۵۰ سائیکل سکوئرل کیج انڈکشن ٹائپ جالیدار اور مکمل طور پر بند دونوں قسم کی کلاس "A" انسولیشن اور برٹش سٹینڈرڈ ۱۶۸ - ۱۶۹ - اور ۲۶۱۳ کے مطابق بنی ہوئی
۱ جالی دار موٹریں ½ ہارس پاور سے ۵۰ ہارس پاور تک ۹۵۰ - ۱۴۴۰ - اور ۲۸۰۰ چکروں میں مختلف صنعتی اداروں، آٹے اور تیل کے کارخانوں، ٹیوب ویل، سرکاری محکمہ جات مثلاً واپڈا، ریلوے، انہار، زراعت وغیرہ میں شاندار طریقہ پر کام کر رہی ہیں
۲ مکمل طور پر بند اور قدرتی طور پر ٹھنڈی لوم موٹریں ۲½ گنا زائد ٹارک والی ½ ہارس پاور سے ۲½ ہارس پاور تک ۷۲۰ اور ۹۵۰ چکروں میں مختلف ٹکسٹائل اور جوٹ ملز اور لوموں پر تسلی بخش کام دے رہی ہیں۔
۳ جالی دار ایک فیز کی موٹریں ½ ہارس پاور سے ۱ ہارس پاور تک بھی بنائی جا رہی ہیں
۴ مکمل طور پر بند موٹریں ½ ہارس پاور سے ۳ ہارس پاور تک ۷½ - ۱۰ - اور دیگر ہارس پاور میں ۹۵۰ اور ۱۴۴۰ چکروں میں اعلیٰ کارکردگی کی ضامن ہیں۔
آپ سپریم موٹروں کو خرید کر ہر طرح مطمئن ہوں گے
ہمارے انجینیئر موقع پر جا کر ہر قسم کا مشورہ بھی دیتے ہیں
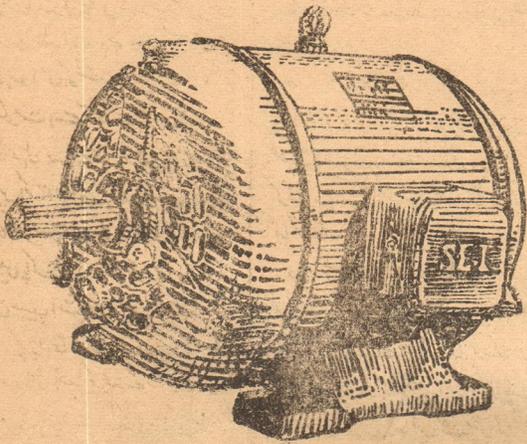
ضروری اہم خبروں کا خلاصہ

• نئی دہلی ۷ اپریل۔ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ محمد عبد اللہ کو گیارہ سال بعد کل مورخہ ۸ اپریل کو جیل سے رہا کیا جا رہا ہے اس امر کا اعلان مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت کے وزیر داخلہ ڈی۔ پی دھر نے کل یہاں کیا۔ انہوں نے رائٹر کو بتایا کہ نام نہاد مقدمہ سازش کے سرکاری وکیل کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ عدالت میں اس مضمون کی درخواست پیش کریں کہ وہ شیخ محمد عبد اللہ اور چودہ دوسرے کشمیری لیڈروں کے خلاف دائر کردہ مقدمہ واپس لینے کی اجازت دے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ شیخ عبد اللہ کی رہائی کے بعد کشمیر میں امن وامان برقرار رہے گا نیز کہا اگر انکی رہائی کے بعد امن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی تو حکومت اسے سختی سے کچل دے گی۔

• نئی دہلی ۷ اپریل۔ آج دہلی میں اقلیتوں کے سوال پر پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے داخلہ کی کانفرنس شروع ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں پاکستانی وفد کی راہنمائی وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان حبیب اللہ اور بھارتی وفد کی راہنمائی بھارتی وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندا کریں گے۔ کل تیسرے پہر نئی دہلی پہنچنے پر پاکستان کے وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ اقلیتوں کے مسئلہ کا حل تلاش کرنے میں پاکستان کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گا۔ آپ نے کہا میں اس مسئلہ کو سیاسی مسئلہ سے زیادہ ایک انسانی مسئلہ سمجھتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستانی وفد بھی اس مسئلہ کو اسی نظریہ سے دیکھے گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ہم اس مسئلہ کا حل معلوم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

• نئی دہلی ۷ اپریل۔ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نہرو نے کل پارلیمنٹ میں کہا کہ ہندوستان لداخ میں افضائے چین کا علاقہ چین سے واپس لینا چاہتا ہے تاہم وہ نہیں کہہ سکتے کہ مستقبل قریب میں کیا ہو گا۔ مسٹر نہرو نے اس خبر کی تصدیق کی کہ اس علاقے میں ہندوستان کی جنگی تیاریاں تیز کر دی گئی ہیں۔

• راولپنڈی ۷ اپریل وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے تنازعہ کشمیر کا موزوں حل تلاش کرنے کی غرض سے کشمیری رہنما شیخ عبد اللہ کو پاکستان آنے اور صدر ایوب خاں سے ملاقات کی دعوت دی ہے انہوں نے کہا یہ ملاقات بڑی مفید ثابت ہو سکتی ہے لیکن اس سے قطع نظر پاکستان کشمیر کے متعلق اپنے موقف سے دستبردار نہیں ہو گا اور کشمیری عوام کے حق خود اختیاری کی بدستور حمایت کرتا رہے گا وہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ ملاقات پاکستان اور ہندوستان دونوں کے لئے ہی اصولی طور پر بڑی مفید ثابت ہو سکتی ہے بالفرض ہندوستان مصلحتاً شیخ عبد اللہ کو پاکستان آنے کی اجازت نہیں دے سکتا تو پھر اس ملاقات کا بندوبست کسی دیگر مقام پر یا پھر ہندوستان میں کیا جا سکتا ہے۔ اس صورت میں کوئی اور نمائندہ ملاقات کے لئے جانے کو تیار ہے کیونکہ صدر مملکت کے لئے ملاقات کے لئے ہندوستان جانا ممکن نہیں۔

• راولپنڈی ۷ اپریل سرکاری طور سے اعلان کیا گیا ہے کہ صدر محمد ایوب خان بتدریج صحت یاب ہو رہے ہیں صدر محمد ایوب کا ۳۱ مارچ کو کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں ہرنیا کا اپریشن کیا گیا تھا۔

• ڈھاکہ ۷ اپریل عراقی سفیر مقیم پاکستان نے کل مرکزی وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان کو ہندوستان سے جبراً نکالے ہوئے مسلمانوں کی امداد کے لئے پچاس ہزار روپیہ کا ایک چیک دیا چیک صدر عارف کی جانب سے پیش کیا گیا۔

درخواست دعا

لاہور ۶ اپریل (بذریعہ فون) میری ہمشیرہ امۃ البصیر بنت خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم کے پھیپھڑوں میں املی کی گٹھلی کے ٹکڑے چلے گئے تھے۔ میو ہسپتال میں بذریعہ اپریشن بعض ٹکڑے نکالے گئے ہیں اور بعض ٹکڑے ابھی اندر ہی ہیں۔ حالت بہت تشویشناک ہے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمشیرہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(خلیفہ صباح الدین۔ لاہور)

ضروری تصحیح

مورخہ ۷ اپریل کے الفضل کے اداریہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر سہو کتابت سے غلط درج ہو گیا ہے صحیح شعر یوں ہے ؂

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئے حب پیمبرم

احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

عید فنڈ

عید الاضحی قریب آرہی ہے لہذا تمام مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ عید فنڈ کی وصولی کا باقاعدہ انتظام فرمائیں یہ چندہ دراصل خوشی کا صدقہ ہے تا عید کی تقریبات میں بھی دین اسلام کی ضروریات مد نظر رہیں کیونکہ اسلام آج نہایت ہی کمزور حالت میں ہے اور ہماری جماعت نے اس بات کا بیڑہ اٹھایا ہوا ہے کہ دین اسلام کو دنیا میں دوبارہ سرفراز کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے اور ہر حالت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے

نظارت بیت المال کی درخواست یہ ہے کہ ہر دوست عید منانے کے لئے جو رقم خرچ کر سکتا ہو یا خرچ کرنا پسند کرے اس کا کم از کم نصف حصہ عید فنڈ کی شکل میں سلسلہ کے حوالے کر دے

یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور ایسی تحریکات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جو تحریکات مختلف اوقات میں فرمائی ہیں اگر ہم ان تمام شقوں کو قائم رکھ سکیں اور نیک نیتی سے قائم رکھنا چاہیں تو اس کا ایک مفید فائدہ یہ ہوگا کہ مختلف تحریکات ہمارے قلب پر بار بار نیکی کا احساس پیدا کرتی رہیں گی پس جہاں تک میری ذاتی رائے کا سوال ہے اور جہاں تک نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کا سوال ہے ان لوگوں کے لئے جو نیکی اور تقویٰ کے حصول کے خواہشمند ہوں یہ مختلف مدات قائم رکھنی ضروری ہیں۔"

(ناظر بیت المال)

ایک اہم تقریر

خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس کے پروگرام کے سلسلہ میں آج مورخہ ۸ اپریل بروز منگل مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج "اسلامی معاشرہ" کے موضوع پر "بشیر ہال" تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ۵ بجکر ۴۵ منٹ بعد نماز عشاء تقریر فرمائیں گے جملہ خدام اور دیگر احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴